نمبر ۵۶ | مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ نومبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۴ نومبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل تک کھانسی اور زکام میں تو بہت کچھ تخفیف ہوگئی تھی۔ لیکن یک لخت کمر میں سخت درد ہوگیا۔ جہاں ۱۹۲۲ء میں ایک دفعہ زینہ پر سے گرنے کی وجہ سے حضور کو چوٹ آئی تھی۔ اس درد کی وجہ سے علاج کے طور پر حضور کی خدمت میں لیٹے رہنے کی درخواست کی گئی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

کاہنووان متصل قادیان میں ۳-۴ نومبر جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوا جس میں بہت سے احباب شرکت کے لئے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چند اہم ارشادات

(فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا۔ قبول حق کے لئے قوت اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اس کی توفیق کے سوا کوئی چارہ نہیں ۔

فرمایا۔ انبیاء نے کبھی تماشے نہیں دکھائے۔ البتہ جب ان پر شدائد اور مصائب آتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کی طرف سے تماشا دکھایا کرتا ہے جیسے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہم پر قتل کا مقدمہ بھی ایک نار تھا جس سے اللہ تعالےٰ نے نجات دی ۔

ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا۔ کہ انبیاء بھی قینچی کا کام کرتے ہیں ایک طرف سے قطع کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف پیوست کرتے ہیں۔

کسی شخص نے کہا۔ کہ صحابہؓ کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے تھے۔ پیوند لگے ہوئے ہوتے تھے۔ فرمایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ میلے کچیلے ہونا اور بات ہے۔ اور پیوند ہونے اور بات ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ پس پاک و صاف رہنا ضروری ہے ۔

ایسا ہی قرآن شریف میں فرمایا۔ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ (الحکم ۱۰- نومبر ۱۹۰۲ء)

جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا بغداد میں استقبال

بوالیسی لنڈن پر جماعت احمدیہ بغداد کی طرف سے جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا استقبال ۲۴ اکتوبر کو جماعت احمدیہ بغداد نے معہ غیر مبایعین اور چند غیر احمدی اصحاب کے ایئر پورٹ پر ۸½ بجے رات کیا۔ چوہدری صاحب موصوف باوجود دوران دن آرام نہ کرنے اور تھکاوٹ کے دوستوں کو ڈیڑھ گھنٹہ تک اپنے مفید باتوں سے محظوظ فرماتے رہے۔ سب دوستوں نے آپ کی ترقی مدارج کے لئے دعا کی۔ صبح آپ ہوائی جہاز پر عازم ہندوستان ہوئے۔ (سراج الدین)

انتخابات اسمبلی کیلئے احمدی ووٹران صوبہ سرحد کو مفید مشورہ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی رائے میں ووٹ صرف اسی امیدوار اسمبلی کو دیئے جائیں (۱) جو مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے ٹکٹ پر کھڑا ہو۔ (۲) جو محمد علی جناح کے چودہ نکات کی حمایت کرے اور (۳) جو مسلمانوں کے جداگانہ حقوق کی تائید کرے۔ اس نقطہ نگاہ سے انجمن کی رائے میں صرف راجہ حیدر زمان خان صاحب ہی موزون آدمی صوبہ سرحد میں نظر آتے ہیں۔ جو مذکورہ بالا شرائط کی تائید اور حمایت کا اقرار کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احمدی ووٹرز ان کی تائید میں ووٹ دیں گے اور اس مفید مشورہ کی قدر کریں گے۔

مزید معلومات دربارہ انتظام انتخابات خاکسار سے خط وکتابت کریں:۔

مرزا غلام حیدر وکیل۔ جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد۔ نوشہرہ ضلع پشاور:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبہ کے جواب میں

ہر ایک احمدی کے جذبات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو یکم نومبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں حضور نے ہر احمدی کو خاص قربانیوں کے لئے تیار رہنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے جواب میں جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھانوی نے ہر احمدی کے جذبات کی ترجمانی ذیل کی نظم میں کی ہے (ایڈیٹر)

اے ستمگر فتنہ سازی سے دبیگا حق کہاں
نالش قہر وغضب ہے باعث تسکیں یہاں
جب کسوٹی پر گھسے سونا تو ثابت ہو کھرا
الحذر اس برق شعلہ بار سے ہاں الحذر
جو کٹھالی میں پڑا سونا وہ کندن ہو گیا
داغ دل میں پڑ گئے اور دے گئے کیسی بہار
رات بھر شمع فروزاں خود رہی مرف گداز
کچھ تو سوچو گلشن اسلام سے کیوں آخرش
خار ظلم ناروا سو بار الجھے غم نہیں

مشکلیں کردیں گی پیدا اور بھی آسانیاں
رحمت حق سایہ افگن ہو گی بن کر سائباں
آج اپنی استقامت کا ہے روز امتحاں
مصقلہ پر چڑھ کے جب ہوں تیغ کے جوہر عیاں
کیا ہوا گر آج ہے ہر احمدی آتش بجاں
کھل رہا ہے۔ اپنے سینوں میں خلیلی گلستاں
نور سے لیکن منور کردیا سارا مکاں
ہو رہا ہے کارواں باد بہاری کا رواں
ہم بھرینگے آخرش پھولوں سے اپنی جھولیاں

کیا ہے گر کانٹے بچھے ایں راہ میں دلدار کی
ہم قدم رکھ دیں گے بڑھ کر دھار پر تلوار کی

شاخ گل کی گود میں غنچہ ہمکنا چھوڑ دے
چھوڑ دے عہد جوانی حسن کی شائستگی
نامیہ گر چھوڑ دے ہر بیل بوٹے کی نمو
گدگدانے سے صبا کے پھول ہنسنا چھوڑ دے
عالم تصویر گرچہ توڑ دے مہر سکوت
چھوڑ دے دوران خوں ہر نس کا دورہ چھوڑ دے
بھاپ اٹھنا چھوڑ دے۔ اور ابر گھرنا چھوڑ دے
چھوڑ دے ہر مست راہ کوچہ پیر مغاں

پھول کھلنا چھوڑ دے بلبل چہکنا چھوڑ دے
چشمہ خورشید پر سبزہ لہکنا چھوڑ دے
صحن گلشن موسم گل میں مہکنا چھوڑ دے
ہاں خس وخاشاک سے آتش بھڑکنا چھوڑ دے
آئینہ حیرت سے مونہہ ہر اک کا تکنا چھوڑ دے
دل دھڑکنا آنکھ کی پتلی تھرکنا چھوڑ دے
برق رخشاں کالے بادل میں چمکنا چھوڑ دے
دیدہ خوبار کا ساغر چھلکنا چھوڑ دے

چھوڑ دے گر مشک بھی ساتھ آہوئے تاتار کا
میں نہیں چھوڑوں گا دامن احمد مختار کا

ایک احمدی وکیل بٹالہ میں

شیخ ارشد علی صاحب احمدی وکیل تھوڑے دنوں سے بٹالہ میں رہتے ہیں اور پریکٹس کرتے ہیں۔ تحصیل بٹالہ کے احمدی دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے کاروبار ان کی معرفت سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ نیز ان کے کام کو ترقی دینے کی بھی کوشش کی جائے:۔ (ناظر امور عامہ)

جماعت احمدیہ کیمبل پور کا جلسہ

جماعت احمدیہ کیمبل پور کا جلسہ ۱۰-۱۱-نومبر کو ہوگا۔ اردگرد کی جماعتوں کو اس میں شریک ہو کر مستفیض ہونا چاہیئے۔ ناظر دعوت وتبلیغ۔

نمائش دستکاری کے متعلق اطلاع

گزشتہ پرچہ میں نمائش دستکاری کے متعلق مفصل اعلان شائع کیا جا چکا ہے احمدی خواتین کو چاہیئے۔ کہ نمائشی اشیا یکم دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک سیدہ ام طاہر حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کردیں۔ ہر چیز پر چٹ ضرور ہونی چاہیئے جس پر ارسال کنندہ کا پورا پتہ۔ اور چیز کی اصل لاگت درج ہو۔ منافع کچھ نہ شامل کیا جائے۔ جو خواتین چیز کی قیمت معہ منافع ترقی اسلام میں دیں۔ وہ اس بات کا ذکر بھی چٹ پر کردیں:۔

خاص طور پر دعا فرمائیں

(۱) مناظرہ جاوا میں کامیابی کے لئے جو ۱۵ نومبر تک جاری رہیگا۔ احباب مسلسل دعا فرماتے رہیں:۔

(۲) حکیم فضل الرحمن صاحب نے لکھا ہے۔ کہ لیگوس کی جامع مسجد جو ہمارے قبضہ میں ہے۔ اس کے متعلق مخالفین نے اپیل کورٹ میں دعوے کیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے (ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

جلسہ سالانہ کی میزبانی کے فرائض بجا لانے کیلئے سب احمدیوں کی ذمہ واری

(از جناب ناظر صاحب بیت المال)

اللہ تعالٰے کے فضل و رحم سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ روز بروز قریب آرہا ہے۔ جس میں یا تیس مت کل پر عمیق کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہُوئے۔ اور ذکر الہٰی کرتے ہُوئے ہزاروں بندگان خدا اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے قادیان کی مبارک بستی میں چاروں اطراف سے جمع ہونگے اس اجتماع کے موقعہ پر وُہی لوگ نہیں۔ جو قادیان میں رہتے ہیں بلکہ وُہ بھی جو قادیان سے باہر رہتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک ہو چکے ہیں۔ وہ بھی اپنے مشترکہ عمل کے باعث ۔ جو مالی۔ اور جسمانی طور پر جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہوتا ہے۔ مہمان ہی نہیں۔ بلکہ وُہ حقیقت میں میزبان بھی ہیں۔ اور میزبانی کی ذمہ داریوں سے کوئی شخص ناواقف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ایک شخص کو کبھی نہ کبھی ان کو ادا کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ جب اس کے ہاں کوئی مہمان آئے۔ تو اسے اس کا کس قدر خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس وقت میزبان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ وُہ اپنے مال کو اس کی خاطر بسا اوقات اپنی روزمرہ کی آمدنی سے بھی زائد خرچ کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ قرض اٹھا کر بھی اپنے مہمان کو ہر طرح کا آرام پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب کسی مہمان کے آنے کی پہلے سے اطلاع ہو۔ تو پہلے سے ہی اس کی مہمان نوازی کی طیاری میں لگ جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی میزبانی کوئی معمولی کام نہیں۔ اور اپنے گھر کے مہمان کی میزبانی سے اس کی کم اہمیت نہیں۔ بلکہ بہت زیادہ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ بیس ہزار کے قریب۔ مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے کس قدر انتظامات کی ضرورت ہے۔

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ انتظام اخراجات جلسہ سالانہ۔ خرید سامان خورد و نوش کا کام سرعت سے ہو رہا ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ تاکہ ضروری انتظامات۔ اور سامان قبل از وقت مہیا کیا جا سکے۔ میں نے جلسہ سالانہ کے چندہ کے لئے ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ایک تحریک جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ جس میں شرح چندہ جلسہ سالانہ واضح طور پر بتلائی جا چکی ہے جو یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اپنی ایک ماہ کی آمدنی سے کم از کم ۱۵ فیصدی کی نسبت سے ادا کرے۔ اور زیادہ جس قدر دینا چاہے۔ اس کے لئے میدان وسیع ہے۔ میری اس تحریک پر بعض اصحاب اور جماعتوں نے قابل تعریف نمونہ دکھلایا ہے۔ لیکن جب تک تمام احباب۔ اور جماعتوں کی طرف سے پوری طرح متفقہ طور پر جدوجہد اور کوشش نہ کی جائے گی مطلوبہ رقم میں جو جلسہ سالانہ کے لئے اندازہ کی گئی ہے۔ کمی رہ جانے کا احتمال ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جلسہ کے انتظامات میں روپیہ کی قلت کے باعث یا بدیر روپیہ وصول ہونے کی وجہ سے عین وقت پر سامان گران ملے گا۔ اور اس طرح اندازہ سے بہت زیادہ خرچ ہوگا۔ علاوہ ازیں جلسہ کے انتظام میں بھی خدانخواستہ مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

اگرچہ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعتیں اور احباب اپنی ذمہ واری سے غافل نہ ہونگی۔ بلکہ اپنے اپنے طور پر چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی میں سرگرمی سے مصروف ہونگی۔ لیکن چونکہ مجھے ابھی تک بیشتر جماعتوں اور ایسے احباب کی طرف سے۔ جن کو اپنا چندہ براہ راست بھیجنے کی اجازت دی ہُوئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق کوئی وعدہ یا ادائیگی کے لئے کسی مقررہ تاریخ سے مطلع نہیں فرمایا گیا۔ اس لئے مجھے اور منتظمین جلسہ کو انتظامات میں مشکلات محسوس ہو رہی ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت و احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ بہت جلد چندہ جلسہ سالانہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ اور اس چندہ کے جس قدر وعدے ہُوئے ہیں۔ یا کسی نے کم از کم ۱۵ فیصدی شرح سے یکمشت یا ۱۵ فیصدی شرح سے زیادہ بصورت اقساط دینے کا اقرار کیا یا کوئی خاص نمایاں حصہ لیا ہے۔ ان کی فہرست میرے پاس بھجوا دیں۔ تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے حضور ایسے احباب کے لئے فرداً فرداً بھی دُعا کے لئے عرض کی جائے۔ اور اخبار میں بھی اعلان کرا دیا جائے۔ ایسے تمام احباب کا چندہ جلسہ سالانہ وصول ہونے پر سال کے ختم ہونے پر جماعت وار فہرست بھی حضرت اقدس کے حضور دُعا کے لئے پیش کی جائے گی۔

بالآخر میں پھر تمام احباب و عہدیداران جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے ان فرائض اور ذمہ واریوں کو سمجھتے ہُوئے جو ہر ایک احمدی پر جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے متعلق عائد ہوتی ہیں چندہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ دُعا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ واری کے سمجھنے کی اور اسے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پنجاب میں مسلم راج کی حقیقت

پنجاب میں مسلمانوں کی تعداد دُوسری تمام اقوام کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اس وجہ سے ان کا حق ہے کہ سرکاری اداروں میں انہیں دُوسروں سے زیادہ ملازمتیں حاصل ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دُوسری اقوام کے سرکاری ملازموں کی نسبت مسلمان ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ باوجود اس کے ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ پنجاب میں مسلم راج ہے اس کی حقیقت ذیل کے شمار و اعداد سے ظاہر ہو سکتی ہے یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو مختلف سرکاری محکموں میں مختلف قوموں کی نیابت کے متعلق جو نقشہ تیار کیا گیا۔ اس کے رو سے جنوری ۱۹۳۴ء کو پنجاب سول سروس میں مسلمانوں کی نیابت صرف ۵ء۳۱ فیصدی اور جوڈیشل برانچ میں ۵ء۳۶ فیصدی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندو ۶ء۴۹ اور سکھ ۲ء۵۰ فیصدی ہیں۔ قریباً قریباً یہی حال مسلمانوں کا دُوسرے محکموں میں بھی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس وقت تک یہ حق بھی حاصل نہیں ہُوا مگر ان کے مقابلہ میں ہندو اور سکھ اپنی آبادی کی نسبت بہت زیادہ ملازمتوں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہئے۔ کہ جلد سے جلد اس بے انصافی کا انسداد کرے۔ جو اس وقت تک مسلمانوں کے متعلق روا رکھی جا رہی ہے۔ اور صرف ہندوؤں کے یہ کہہ دینے سے کہ پنجاب میں مسلم راج قائم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو نذر تغافل نہ کرے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح

اور

احراریوں کے "اسلام" کی شکست فاش

اخبار "زمیندار" سے جب حال میں چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔ تو اس نے حسب معمول کاسۂ گدائی ہاتھ میں لے کر چیخنا چلّانا شروع کر دیا۔ اور اسے "قادیانیت اور اسلام کی جنگ" بتا کر کئی طریقوں سے عوام کی جیبیں خالی کرانے کی سر توڑ کوشش کرنے لگ گیا۔ ضمانت کے بعد پہلے ہی پرچہ میں اس نے لکھا:۔ "چار ہزار کی ضمانت داخل کرنے کی آخری تاریخ ۲۹ر اکتوبر ہے۔ یعنی صرف دس دن کی مُہلت دی گئی ہے۔ لیکن اگر برادرانِ اسلام کو زمیندار کی زندگی عزیز ہے۔ اور یقیناً عزیز ہے۔ تو مذکورہ بالا رقم دو دن کے اندر فراہم ہو سکتی ہے"۔

مگر دو دن گیا۔ جب کئی دن تک اسے کچھ وصول نہ ہوا۔ تو طلب زر کے لئے اس نے کئی صورتیں پیش کیں۔ مثلاً یہ کہ (۱) "اولین فرصت میں ہر خریدار دو روپے کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مشکور فرمائے"؛ (۲) "جلسے کر کے زمیندار کی اعانت کے لئے چار آنے فی مسلمان کے حساب سے جمع کر کے جلد سے جلد دفتر زمیندار میں بھیجدیں"؛ (۳) "ہر شہر اور ہر گاؤں میں یوم زمیندار منایا جائے۔ اور نماز جمعہ کے بعد مساجد میں زمیندار کے لئے زر اعانت جمع کر کے بذریعہ تار دفتر زمیندار میں بھیجا جائے۔ کیونکہ ضمانت داخل کرنے کی آخری تاریخ ۲۹ر اکتوبر ہے۔ ۲۸ر اکتوبر کو یکشنبہ ہے۔ اور ضمانت ۲۷ر اکتوبر کو داخل خزانہ کرنے سے ہی زمیندار بغیر کسی التواء کے شائع ہوتا رہے گا"؛ (۴) "زمیندار کا ضمانت نمبر شائع کرتے ہوئے لکھا:۔ "اس ایڈیشن کو خریدنے والوں سے جو رقم وصول ہو گی۔ وُہ ضمانت فنڈ کی آخری قسط ہو گی"؛ (۵) "زمیندار" کو "فرزندانِ توحید کا واحد حق گو ترجمان" قرار دیتے ہوئے لکھا گیا۔ کہ "زمیندار کا سفینۂ حیات بلا کے تلاطم میں گھرا ہوا ہے۔ لیکن ہمدردان زمیندار اگر تہیہ کر لیں۔ کہ وُہ زمیندار کی اشاعت میں ایک روز کا التوا بھی نہ ہونے دیں گے۔ تو چار ہزار روپیہ کی فراہمی کوئی بڑی بات نہیں۔ اور یہ رقم بآسانی وقت پر سرکاری خزانہ میں داخل کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ہمدردانِ زمیندار سے۔ اور خصوصاً مشتہرین حضرات اور ایجنٹوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ رقوم بذریعہ تار روانہ کریں"۔

اسی قسم کی اور بھی کئی ایک ترکیبیں اختیار کی گئیں۔ یہ سارا شور و شر اور یہ تمام واویلا اس لئے مچایا جا رہا تھا۔ کہ "زمیندار" ضمانت داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے ایک دن کے لئے بھی بند نہ ہو۔ اور وُہ یہ کہہ سکے۔ کہ اسے مسلمانوں میں اتنا اثر و رسوخ حاصل ہے۔ کہ اس نے چار ہزار کی رقم "چٹکی بجاتے میں" جمع کر لی ہے۔ گو "زمیندار" نے اس دوران میں بڑے بڑے دعوے کئے۔ اور اسے "اعانت زمیندار" کے لئے سمندر ٹھاٹھیں مارتے ہوئے نظر آئے۔ ادھر اس نے منتیں کرنے۔ اور ناک رگڑنے میں بھی کمی نہ کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جس طرح ہمیشہ اسے اپنی آرزوؤں میں ناکام و نامراد رکھا۔ اسی طرح اب کے بھی اسے خائب و خاسر ہی رہنے دیا۔ اور اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی کہ "زمیندار" ایک دن کے لئے بھی بند نہ ہو۔

"زمیندار" کو اپنی اس خواہش اور تمنا کے پورے ہونے کا جس قدر خیال تھا۔ اور جس کے لئے اس نے ہر ممکن سعی کی۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنے ۲۵ر اکتوبر کے پرچہ میں لکھا:۔

"ہم محبان قوم اور قدر دانانِ "زمیندار" کو جتلا دینا چاہتے ہیں کہ ادخال زر ضمانت میں صرف چار پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ وُہ دل و جان سے کوشش کریں۔ کہ رقم مطلوبہ وقت معہودہ کے اندر خزانہ سرکار میں داخل ہو سکے۔ اور اگر خدانخواستہ **زرِ ضمانت کا بروقت انتظام نہ ہو سکا۔ اور زمیندار ایک دن کے لئے بھی بند ہو گیا۔ تو یہ خدانخواستہ اسلام کی شکست اور قادیانیت کی فتح ہو گی**"۔

قطع نظر اس سے کہ "زمیندار" کے ایک دن کے لئے بند ہو جانے کو "اسلام کی شکست" قرار دینا لغویت اور بیہودہ سرائی کی انتہا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اہلِ "زمیندار" کو "زمیندار" کا ایک دن کے لئے بھی بند ہو جانا کس قدر ناگوار تھا۔ اور انہوں نے اسے مسلسل جاری رکھنے کے لئے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ ادخال زر ضمانت کے آخری وقت تک "زمیندار" کے اپنے بیان کے مطابق صرف ۱۲-۶-۵۷۰ کی رقم فراہم ہوئی اور اس میں بھی چار سو سے زیادہ کی رقم وُہ تھی۔ جو اپنے دفتر کے ملازمین کو مجبور کر کے ان سے "بطور قرض حسنہ" یا "بطور امداد" ہتیائی گئی تھی۔ گویا "زمیندار" کے تمام واویلا کے نتیجہ میں تمام ہندوستان سے صرف دو اڑھائی سو کی رقم وصول ہوئی۔ اور آخر "زمیندار" ایک دن کے لئے نہیں بلکہ کئی دنوں کے لئے بند ہو گیا۔ اس طرح نہ صرف "زمیندار" کے ان جھوٹے دعووں کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ جو ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمانوں کا واحد ترجمان ہونے کے متعلق کیا کرتا ہے۔ بلکہ اس کے خود مقرر کردہ اصل کی بنا پر اسے اور اس کے حامی احراریوں کو احمدیت کے مقابلہ میں شکست فاش نصیب ہوئی۔

چونکہ ہر مسلمان اپنے دل میں یہ وثوق اور یقین رکھتا ہے کہ اسلام کو دُنیا میں کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ مسلمان اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کسی موقعہ پر شکست کھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ وُہ اسلام جو خدا تعالیٰ نے دُنیا کو ظلمت اور گمراہی سے نکالنے کے لئے نازل کیا۔ اور جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں پیش کیا۔ اسے کسی وقت۔ کسی موقعہ پر اور کسی حالت میں شکست ہو۔ کیونکہ اسلام حق ہے۔ اور حق کو باطل شکست نہیں دے سکتا۔ لیکن اب چونکہ اس بات میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ کہ "زمیندار" کے خود تسلیم کردہ معیار کے رُو سے اس کے نزدیک "اسلام کی شکست" ثابت ہو چکی ہے اس لئے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ جس اسلام کو شکست ہوئی ہے۔ وُہ حقیقی اسلام نہیں۔ بلکہ "زمیندار" اور ان احراریوں کا "اسلام" ہے۔ جن کے بل بوتے پر "زمیندار" شور و شر مچاتا اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جس کی فتح کا اسے اپنے اعلان کے مطابق خود اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہیں رہا۔ وُہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح ہے۔ "زمیندار" اور تمام چھوٹے بڑے احراری بتائیں۔ کیا "زمیندار" نے یہ لکھا تھا یا نہیں۔ کہ "اگر زر ضمانت کا بروقت انتظام نہ ہو سکا۔ اور "زمیندار" ایک دن کے لئے بھی بند ہو گیا۔ تو یہ اسلام کی شکست اور قادیانیت کی فتح ہو گی"! ان الفاظ میں "زمیندار" نے جس اسلام کی شکست کا ذکر کیا تھا۔ وُہ وہی اسلام تھا جسے وُہ اور احراری اسلام سمجھتے ہیں۔ پھر کیا یہ درست نہیں کہ باوجود انتہائی جد و جہد کے "زر ضمانت کا بروقت انتظام نہ ہو سکا"۔ اور کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ "زمیندار" ایک دن کے لئے نہیں بلکہ کئی دنوں کے لئے بند ہو گیا"۔ اگر یہ صحیح ہے۔ اور اس سے انکار کرنے کے لئے خود "زمیندار" اور احراریوں کو ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ تو پھر اس میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ کہ "زمیندار" اور احراریوں کے نزدیک جو اسلام ہے۔ اسے ان کے اپنے پیش کردہ معیار کے رُو سے شکست فاش ہو چکی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں احمدیت کو فتح حاصل ہوئی ہے جس نے ثابت کر دیا۔ کہ حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے۔

غرض خدا تعالیٰ نے "زمیندار" کے خود پیش کردہ معیار کے رُو سے احمدیت کو فتح عطا کر کے اور احراریوں کو شکست فاش دے کر ثابت کر دیا ہے کہ حقیقی اسلام وہی ہے۔ جسے جماعت احمدیہ دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اور

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی معجزہ

تفسیر قرآن لکھنے کا چیلنج

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ٭ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(المسیح الموعودؑ)

(۱)

خدا تعالےٰ نے عرب کے ریگستان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل کی۔ وہ علوم سماوی کا ایک بے بہا خزانہ ہے انسانی زندگی کے لئے ایک کامل نصاب اور کفر و شرک اور ہوا و ہوس کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کے لئے چمکتا ہوا سورج ہے۔ وہ کائناتِ عالم کے ذرہ ذرہ کو بنانے والے قادر و توانا خدا کا اپنے پیدا کردہ انسانوں کے نام محبت کا پیغام ہے۔ غرضکہ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے۔ جسکا حامل محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو بنایا گیا۔ یہ کتاب صرف نوع انسان کی روحانی بیماریوں کو بیان کرکے ان کا علاج ہی بیان نہیں کرتی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ صدق و کذب اور حق و باطل کے درمیان "فرقان" بھی ہے۔ یعنے خدا تعالےٰ نے اس کو سچ اور جھوٹ کے پرکھنے کا کھلا کھلا معیار بنایا۔ اس کا اندازِ بیان بے نظیر۔ اس کی زبان اور اسلوب بیان عدیم المثال ہے۔ وہ ایک لحاظ سے آسان ترین کتاب ہے۔ کہ اس کی تعلیم کے اصول ہر کس و ناکس کی سمجھ میں بآسانی آسکتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ عام انسانی کلاموں کی طرح محدود معانی اور محدود معارف پر مشتمل کتاب نہیں بلکہ اسرارِ حقیقت اور رموزِ معانی کا ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ ایک ایسا سمندر جس کی تہ میں حقائق و معارف کے بے انتہا موتی موجود ہیں۔ ان درہء بے بدل اور لآلی بے بہا کے حصول کے لئے ظاہری علوم کے غواصوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہاں تک رسائی کے لئے طہارت و پاکیزگی کے سمندر کا تیراک ہونا ضروری ہے۔ ان معانی اور معارف کا حصول دنیوی اور ناپائیدار خشک علم کے ذریعہ ممکن نہیں۔ بلکہ اس کے لئے پاک و مطہر ہونے کی شرط لازمی و لابدی ہے ٭

(۲)

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا ہے۔ لایمسہ الا المطھرون کہ قرآن مجید کے مطالب و معانی اور حقائق و معارف انہی پر کھولے جاتے ہیں۔ جو پاک اور مطہر ہوتے ہیں کیونکہ کلام الٰہی کے سمجھنے کے لئے اس کے متکلم (خدا) کے ساتھ تعلق کا ہونا لازمی ہے۔ جب تک متکلم کے طریق کلام اور اسلوب بیان کا علم نہ ہو۔ کلام کا کامل مفہوم معلوم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے معارف اور حقائق کو سب سے زیادہ جاننے والا طہارت اور پاکیزگی کا مجسمہ اور تمام نبیوں کا سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ خود خدا تعالےٰ نے آپ کو قرآن مجید کا معلم اعظم قرار دیا ہے۔ فرمایا ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (الجمعۃ ع) کہ نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم کا کام صرف قرآن مجید کو پڑھ کر سنا دینا ہی نہیں۔ بلکہ اس کے حقائق و معارف اور معانی و مطالب کی تعلیم دینا بھی آپ ہی کا کام ہے۔ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں سے بڑھ کر تقوے و طہارت کی راہوں پر قدم مارنے والے تھے۔ اس لئے قرآن مجید کی حقیقی تفسیر بھی آپ ہی کا حصہ تھی۔ اور آپ کے بعد بھی قرآن مجید کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق اس کے حقائق و معارف انہی پر کھولے جاتے ہیں۔ جو خدا کا محبوب ہو۔ پاک اور بے عیب ہو۔ یہ ایک زبردست معیار ہے۔ جو صادق اور کاذب میں فرق کر دیتا ہے ٭

(۳)

ہمارے زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس بات کا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرکے خدا کے فضل سے نبی کا خطاب پایا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بے شمار علوم کے دروازے مجھ پر کھولے ہیں۔ اور قرآن مجید کے حقائق و معارف پر مجھے اطلاع دی ہے۔ میں نے یہ علوم اپنے ذاتی کمالات کی بناء پر حاصل نہیں کئے۔ بلکہ اسی معلم اعظم سے میں نے خاص تعلیم حاصل کی ہے

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد

(المسیح الموعودؑ)

حضرت مرزا صاحب نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے طفیل مجھ کو قرآن مجید کے حقائق و معارف کا علم دیا ہے۔ اور اس لحاظ سے دنیا کا کوئی عالم۔ مولوی پیر، سجادہ نشین میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے کئی اشتہارات اور انعامی چیلنج شائع کئے۔ تا کوئی عربی یا عجمی عالم یا ادیب تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے آپ کے سامنے آئے۔ مگر خدا تعالےٰ کے اس جری کے بالمقابل تمام لاف و گزاف مارنے والوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ اور انہوں نے اپنی خاموشی سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ ان لوگوں کا خدا کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا حقیقی علمبردار ہے۔ مسیح قادیانی نے اپنے مخالفین سے صاف اور کھلے الفاظ میں مطالبہ کیا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا ان سے ایک ذرہ بھی تعلق ہے۔ تو وہ یقیناً اس علمی مقابلہ میں انکی مدد کرے گا۔ اور ان کو ذلت اور رسوائی سے بچالے گا۔ مگر ممکن نہیں۔ کہ قرآن مجید کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری نہ ہو کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی (مجادلہ ع ۳) کہ خدا تعالےٰ نے لکھ دیا۔ اور مقدر کر چھوڑا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس قرآن مجید کے اس خادم مسیح موعود کے بالمقابل اپنے تقدس اور پاکیزگی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے تمام ملاؤں۔ پیروں اور گدی نشینوں کے قلم ٹوٹ گئے۔ اور قلم اور دوات نے ایک دفعہ پھر اسی طرح شہادت دی۔ جس طرح آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل دی تھی۔ کہ زمینی اور ناپائیدار خشک علوم آسمانی علم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور دنیا کے مولویوں اور عالموں کا کوئی بڑے سے بڑا استاد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد کے بالمقابل ٹھہر نہیں سکتا۔ ن۔ والقلم وما یسطرون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ۸۰ کے قریب کتابوں کو قرآن مجید کے علوم و معارف سے بھر دیا۔ قرآن مجید کے ان ادق اور مشکل مقامات کی ایمان پرور اور عرفان بخش تفسیر لکھی۔ جنکو مولوی لاینحل سمجھ کر منسوخ قرار دے چکے تھے۔ یا ان کی ایسی غلط اور مضحکہ خیز تفسیر کرتے تھے۔ کہ مخالفین اسلام آریہ اور عیسائی ان پر ہزار ہزار ناقابلِ تردید اعتراض کرکے مسلمانوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ کس طرح قرآن مجید کے علوم کے دروازے خدا کے اس مقدس رسول پر کھولے گئے ہیں۔ مشکل سے مشکل مضمون کو سادہ اور سلیس چند فقرات میں حل کر دیا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر کے اصول بتائے۔ اور خود ان اصولوں کے مطابق آیات قرآنی کی تفسیر کرکے بتا دیا۔ کہ آسمانی علوم آسمان کیساتھ تعلق رکھنے والوں ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ محض ضرب۔ یضرب۔ ضرباً کی گردان رٹ لینے اور عربی

سیکھ لینے سے قرآن مجید نہیں آجاتا۔ اگر قرآن مجید کے حقائق و معارف کے سمجھنے کا معیار محض عربی زبان کا جاننا ہی ہوتا۔ تو جرجی زیدان یا اس جیسے عیسائی۔ دھریہ اور یہودی جو زبان عربی کے مسلم استاد اور ادیب ہیں۔ وہ قرآن مجید کے حقائق و معارف اور معانی و مطالب کے سب سے بڑے مفسر ہوتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے لا یمسہ الا المطھرون فرما کر بتا دیا۔ کہ قرآن مجید کے علوم کو وہی مس کر سکتے ہیں۔ جو پاک اور مطہر ہوں۔ گویا جتنی جتنی طہارت و پاکیزگی زیادہ ہوگی۔ اُتنا اُتنا علوم قرآنی کا دروازہ کھلتا چلا جائے گا۔

(۴)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے علوم قرآنی کے مقابلہ میں تمام دنیا کے علماء، فضلاء، فصحاء و بلغاء کا صاف طور پر عاجز آجانا آپ کے صادق اور راستباز ہونے پر ناقابلِ تردید گواہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"میرا خدا جو آسمان و زمین کا مالک ہے۔ میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف کے بیان کرنے میں میرا کوئی ہم پلہ ٹھہر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی میری برابر کر سکے۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں"۔

"پھر ایک اور پیشگوئی نشانِ الٰہی ہے۔ جو براہین کے ۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے "الرحمٰن علم القرآن" اس آیت میں علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدہ کو ایسے طور پر پورا کیا۔ کہ اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارفِ قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے۔ اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر میں لکھوں۔ اور کوئی اور مخالف لکھے۔ تو وہ نہایت ذلیل ہوگا۔ اور مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اصرار کے مولویوں نے اس طرف رُخ نہیں کیا۔ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہیں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸)

"جب میری طرف سے متواتر دنیا میں اشتہارات شائع ہوئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ نشان مجھے دیا گیا ہے۔ کہ فصیح بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا کوئی فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکیگا"۔ (نزول المسیح صفحہ ۵۳)

"اب کس قدر ظلم ہے۔ کہ اس قدر نشانوں کو دیکھ کر پھر کہے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور مولویوں کے لئے تو خود ان کی بے علمی کا نشان کافی تھا۔ کیونکہ ہزارہا روپے کے انعامی اشتہار دیئے گئے۔ کہ اگر وہ بالمقابل بیٹھ کر کسی سورۃ قرآنی کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں میرے مقابل پر لکھ سکیں تو وہ انعام پائیں۔ مگر وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ تو کیا یہ نشان نہیں تھا۔ کہ خدا نے ان کی ساری علمی طاقت سلب کر دی۔ باوجودیکہ وہ ہزاروں تھے۔ تب بھی کسی کو حوصلہ نہ پڑا۔ کہ سیدھی نیت سے میرے مقابل پر آوے۔ اور دیکھے۔ کہ خدا تعالےٰ اس مقابلہ میں کس کی تائید کرتا ہے"۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۶۴)

"نشان کے طور پر قرآن اور زبانِ قرآن کی نسبت دو طرح کی نعمتیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ معارفِ عالیہ فرقان حمید بطور خارق عادت مجھ کو سکھلائے گئے۔ جن میں دوسرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (۲) دوسرے یہ کہ زبانِ قرآن یعنی عربی میں وہ بلاغت اور فصاحت مجھے دی گئی۔ کہ اگر تمام علماء مخالفین باہم اتفاق کر کے بھی اس میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو ناکام و نامراد رہیں گے۔ اور وہ دیکھ لیں گے۔ کہ جو حلاوت اور بلاغت اور فصاحتِ لسان عربی مع التزام حقائق و معارف و نکات میری کلام میں ہے۔ اور وہ ان کو اور ان کے دوستوں اور ان کے استادوں۔ اور ان کے بزرگوں کو ہرگز حاصل نہیں۔ اس الہام کے بعد میں نے قرآن شریف کے بعض مقامات اور بعض سورتوں کی تفسیریں لکھیں۔ اور نیز عربی زبان میں کئی کتابیں نہایت بلیغ و فصیح تالیف کیں۔ اور مخالفوں کو ان کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ بلکہ بڑے بڑے انعام ان کے لئے مقرر کئے۔ اور ان میں سے جو نامی آدمی تھے۔ جیسا کہ میاں نذیر حسین دہلوی اور ابو سعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ ان لوگوں کو بار بار اس امر کی طرف دعوت دی گئی۔ کہ اگر کچھ بھی علم قرآن میں ان کو دخل ہے۔ یا زبان عربی میں مہارت ہے۔ یا مجھے میرے دعویٰ مسیحیت میں کاذب سمجھتے ہیں۔ تو ان حقائق و معارف پر از بلاغت کی نظیر پیش کریں۔ جو میں نے اپنی کتابوں میں اس دعوے کے ساتھ لکھے ہیں۔ کہ وہ انسانی طاقتوں سے بالاتر اور خدا تعالےٰ کے نشان ہیں۔ مگر وہ مقابلہ سے عاجز آگئے۔ نہ تو وہ ان حقائق و معارف کی نظیر پیش کر سکے جن کو میں نے بعض قرآنی آیات اور سورتوں کی تفسیر لکھتے وقت اپنی کتابوں میں تحریر کیا تھا۔ نہ ان بلیغ اور فصیح کتابوں کی طرح دو سطر بھی لکھ سکے۔ جو میں نے عربی میں تالیف کر کے شائع کی تھیں"۔ (تریاق القلوب تقطیع کلاں صفحہ ۴۹)

"خدا تعالےٰ اپنے مکالمہ کے ذریعہ سے تین نعمتیں اپنے کامل بندے کو عطا فرماتا ہے۔ اول ان کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور قبولیت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ دوم اس کو خدا تعالےٰ بہت سے امورِ غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے۔ سوم اس پر قرآن شریف کے بہت سے علوم حکمیہ بذریعہ الہام کھولے جاتے ہیں۔ پس جو شخص اس عاجز کا مکذب ہو کر پھر یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ یہ ہنر مجھ میں پایا جاتا ہے۔ میں اس کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ان تینوں باتوں میں میرے ساتھ مقابلہ کرے۔ اور فریقین میں قرآن شریف کے کسی مقام کی سات آیتیں تفسیر کے لئے بالاتفاق منظور ہو کر ان کی تفسیر دونوں فریق لکھیں"۔

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۱۹)

"میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنائیں۔ یعنے روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جائے۔ اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں۔ ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں۔ اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں"۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۰)

"غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کی طرف مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق و معارفِ قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں۔ کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷)

"ہم ان کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبد الجبار غزنوی اور محمد حسن بھین وغیرہ کو بلا لیں۔ بلکہ اختیار رکھتے ہیں۔ کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کر لیں"۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علوم قرآن کے مقابلہ کے لئے تمام دنیا کے علماء کو للکارا۔ مگر انہوں نے اپنی خاموشی سے اس بات پر مہر ثبت کر دی۔ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود آسمانی علوم دنیا میں لے کر آیا تھا جن کے بالمقابل ان کے خشک زمینی علوم کی حیثیت جہالت سے بڑھ کر نہ تھی۔ کیا حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے متعلق یہ کوئی معمولی دلیل ہے۔

خاکسار

ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو جماعتوں کے انتخاب کی بنا پر ۳۰ اپریل ۳۵ء تک کیلئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔

سمبڑیال

پریذیڈنٹ — میاں اللہ رکھا صاحب
جنرل سکرٹری — میاں امام الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — ملک امام الدین صاحب
محاسب — ملک سراج الدین صاحب

جڑانوالہ

سکرٹری تبلیغ — میاں بشارت احمد صاحب چک ۶۳
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری وصایا۔ امین — مولوی عبد الحق صاحب چک ۶۳
سکرٹری امور عامہ — چوہدری غلام محمد صاحب چک ۶۳
سکرٹری مال — چوہدری رشید احمد صاحب جڑانوالہ

چنیوٹ

پریذیڈنٹ۔ آڈیٹر — میاں مولا بخش صاحب
سکرٹری مال — میاں نذر محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں محمد حسین صاحب کوٹ محمد یار
سکرٹری تبلیغ — مرزا محمد علی صاحب
سکرٹری وصایا۔ سکرٹری امور عامہ — چوہدری غلام محمد صاحب بی اے

ہنیڈی (بغداد)

پریذیڈنٹ — حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری تالیف و تصنیف۔ سکرٹری وصایا — عبد اللہ عرب صاحب
سکرٹری مال۔ محاسب۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ لائبریرین — معراج الدین صاحب
سکرٹری ضیافت — چوہدری رحیم داد خان صاحب
آڈیٹر — مرزا شیخ محمد صاحب

آبادان (ایران)

جنرل سکرٹری — شیخ محمد غوث صاحب
سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت — محمد رفیق صاحب
سکرٹری مال۔ امین — رستم خان صاحب

سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ آڈیٹر — میاں احمد گل صاحب
سکرٹری وصایا — شیخ حبیب اللہ صاحب

کریم پور ضلع جالندھر

جنرل سکرٹری — ماسٹر جلال الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — محمد عیسیٰ صاحب
سکرٹری امور عامہ — ماسٹر جلال الدین صاحب

گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ — چوہدری امانت علی صاحب
سکرٹری تبلیغ — میاں اللہ دیا صاحب
جنرل سکرٹری — چوہدری احمد مختار صاحب

بھدرواہ (کشمیر)

جنرل سکرٹری — منشی غلام رسول صاحب ملک
سکرٹری تبلیغ — میاں غلام احمد صاحب شائق
محاسب — ماسٹر غلام قادر صاحب

منصوری

پریذیڈنٹ — سید عبد المجید صاحب
وائس پریذیڈنٹ — میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ
جنرل سکرٹری۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ — سید عبد الحی صاحب
سکرٹری تبلیغ — سید فضل الرحمن صاحب
سکرٹری وصایا — سید عبد الحمید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — حکیم ایم۔ اے خلیل صاحب
سکرٹری مال۔ محاسب — سید عبد الحی صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف — سید فضل الرحمن صاحب

کاموکے ضلع گوجرانوالہ

جنرل سکرٹری — چوہدری غلام قادر صاحب
سکرٹری مال — شیخ غلام محمد صاحب

مہے ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ — چوہدری حاکم خان صاحب
محاسب — میاں اللہ بخش صاحب

مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور

پریذیڈنٹ۔ سکرٹری وصایا — شیخ شمس الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — منشی مہدی شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — منشی رفیع الدین صاحب
سکرٹری مال — شیخ عبد الرشید صاحب
نائب سکرٹری مال — پیر عبد القادر صاحب

چک ۳۳ جنوبی (سرگودہا)

پریذیڈنٹ — چوہدری ملک بخش صاحب

سکرٹری مال — چوہدری محمد عالم صاحب
سکرٹری تبلیغ — چوہدری شیر محمد صاحب
سکرٹری وصایا — ملک تاج حسین صاحب
سکرٹری امور عامہ — چوہدری نبی بخش صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — ماسٹر سید کرامت شاہ صاحب

بھاگا کھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ — چوہدری شہاب خان صاحب
سکرٹری مال۔ سکرٹری تبلیغ — مولوی محمد امیر صاحب
سکرٹری امور عامہ — سائیں رنگ علی صاحب

عالم گڑھ (گجرات)

پریذیڈنٹ۔ امین۔ سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں غلام حسین صاحب
جنرل سکرٹری۔ سکرٹری امور عامہ — میاں عبد الغنی صاحب
سکرٹری مال۔ سکرٹری تبلیغ — میاں سخی محمد صاحب
نائب سکرٹری مال — میاں رستم علی صاحب

سٹھیالی (گورداسپور)

پریذیڈنٹ — چوہدری غلام سرور صاحب
سکرٹری تبلیغ — چوہدری غلام محمد صاحب
سکرٹری مال — چوہدری کریم داد صاحب

تبدیلی

جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودہا نے چوہدری محمود احمد صاحب کی بجائے منشی ثناء اللہ صاحب کو سکرٹری تبلیغ منتخب کیا ہے۔ اور یہ انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ ۳۱ اکتوبر

انصار اللہ کی تنظیم

سعد اللہ پور ضلع گجرات

مولوی عبد الرحمن صاحب انور لکھتے ہیں۔ سعد اللہ پور میں ہی انصار اللہ کی تحریک کی ۱۹ اصحاب نے نام لکھائے۔ اور لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام کرنے کا وعدہ کیا۔ اور ہفتہ واری اجلاس بھی باقاعدہ ہونگے۔

حسن پور کلاں ضلع ہوشیارپور

مولوی عبد القادر صاحب سکرٹری لکھتے ہیں۔ انجمن احمدیہ حسن پور میں نو گاؤں کے احمدی شامل ہیں۔ مرکز سے آمدہ ٹریکٹ ان کو تقسیم کئے جاتے ہیں اور اب سب نے باقاعدہ تبلیغ کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ رپورٹ ماہواری بھی انشاء اللہ باقاعدہ بھیجا جایا کریگی۔

نواب شاہ (سندھ)

عباس علی شاہ صاحب سکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ

جماعت احمدیہ امرتسر کا شاندار اور کامیاب سالانہ تبلیغی جلسہ

احرار کی عبرت انگیز ناکامی و نامرادی

جماعت احمدیہ امرتسر کا سالانہ تبلیغی جلسہ بروز اتوار ۲۸ اکتوبر گول باغ امرتسر میں منعقد ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب اور شاندار طور پر منایا گیا۔ یہ جلسہ احمدیوں کی امن پسندی اور احراریوں کی شورش انگیزی اور معاندانہ مخالفت کے لحاظ سے امرتسر کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ احراریوں اور ان کے شوریدہ سر ایجنٹوں نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ جلسہ منعقد ہی نہ ہو۔ ۲۷ اکتوبر کی شام کو مسجد خیر الدین میں احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جلسہ کیا۔ جس میں نہایت زہریلی اور امن سوز تقاریر کیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو خوب بھڑکایا اور جوش دلایا۔ اور ہاتھ کھڑے کرا کر لوگوں سے وعدے لئے گئے کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جائے۔ جو جائیگا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اور اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ خوب جی بھر کر بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو گالیاں دیں۔ اور نہایت بے باکی سے معززین جماعت کے خلاف گند اچھالا۔ رات بھر ڈھنڈورے پٹوائے۔ منادیاں کرائیں کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جائے۔ سقوں کو پانی بھرنے سے منع کیا گیا۔ بلکہ یہاں تک دھمکیاں دیں کہ جو سقہ احمدیوں کے جلسہ میں پانی دیگا اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔ اور مشک چھید کر چھلنی کر دی جائیگی حجاموں کو روکا گیا کہ احمدیوں کا کھانا نہ پکائیں۔ جلسہ کو بے رونق بنانے کے لئے یہاں تک زور دیا گیا۔ کہ گول باغ کے چاروں طرف زبردست پکٹنگ لگائی جائے۔ تاکہ کوئی شخص احمدیوں کے جلسہ میں نہ جا سکے۔

چونکہ دوسرے اجلاس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان کی خواہش پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی تھی۔ احراریوں نے مولوی صاحب مذکور پر بھی بہت زور ڈالا۔ کہ آپ احمدیوں کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو نہ کریں۔ ۲۷ اکتوبر مسجد خیر الدین والے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے خلاف بھی بہت کچھ کہا گیا۔ بلکہ ان کو احمدیوں کا آنریری مبلغ اور خفیہ ایجنٹ قرار دیا گیا۔ اسی پر اکتفا نہ کی گئی۔ بلکہ ایک مطبوعہ اشتہار بعنوان "کھلا چیلنج بنام مولوی ثناء اللہ صاحب" شائع کی۔ جس میں مولوی صاحب کو تبادلہ خیالات سے روکا۔ اور اس چٹھی پر بہت سی نام نہاد انجمنوں کے عہدہ داروں کے ناموں کی فہرست مشتہرین کی ذیل میں دی گئی۔ مگر مولوی صاحب اور ان کی پارٹی نے تبادلہ خیالات کی دعوت کو قبول کر کے احراریوں کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا۔

۱۔ اجلاس اول کا شروع وقت ۹ بجے صبح تھا مگر سامعین کو ان کا جذبہ شوق کشاں کشاں ۹ بجے سے پہلے ہی سے لے آیا حتی کہ جلسہ گاہ باوجود اپنی کافی وسعت کے تنگ ثابت ہوئی۔ اور باوجود احراریوں کے روکنے کے لوگ جوق در جوق جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور بقول احرار تین ہزار سے زائد فرزندانِ توحید کے نکاح ٹوٹے۔ وہی احراری جو لوگوں کو روکتے اور پکٹنگ لگانے کا سبق پڑھاتے تھے۔ خود بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

احمدی علماء کی مؤثر اور پر معارف تقاریر نے لوگوں کو ایسا متاثر کیا۔ کہ وہ نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ فتنہ انگیز احراریوں نے جب یہ دیکھا۔ تو موٹروں کے اڈہ پر جا کر موٹروں کے ہارن بجانے شروع کر دئے۔ لیکن پانچ منٹ کے بعد جب پولیس کے آدمی آتے دکھائی دئے۔ تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے۔

بالمقابل جلسہ کرنے کا منصوبہ باندھا تو پولیس والوں کو دیکھ کر اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ آخر باغ کے شرقی کونہ تک پھیلے ہمارے جلسہ سے بہت دور چیخ پکار کرتے رہے۔

ہمارے جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے آخری حیلہ یہ بنا لیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف گندے اشتہارات اور قصے لے کر درویش اور ادھر ادھر پھرتے تھے۔ اور اپنے ارد گرد مجمع لگانے کی ناکام کوشش کرتے۔ مگر پولیس افسران ان کو منتشر کر دیتے۔

احراریوں نے اپنے شبینہ جلسہ میں حکام کو بہت کچھ بے نقط سنانے کے علاوہ دھمکیاں بھی دیں۔ کہ اگر حکومت نے احمدیوں کو جلسہ کرنے سے نہ روکا۔ تو یہ ہو جائے گا وہ ہو جائیگا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا مطالبہ کیا نیز بذریعہ اشتہار جماعت احمدیہ کو چیلنج کیا۔ کہ آپ پبلک جلسہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ احراریوں کی اس قسم کی پیدا کردہ مسموم فضا میں جلسہ کا میاب اور شاندار طور پر منایا جانا خدا تعالیٰ کے خاص الخاص فضل و کرم اور فتح و نصرت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔

امن پسند معززین شہر نے احراریوں کی ناکامی پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے علماء کے خیالات سننے کے دل سے متمنی ہیں صرف فتنہ انگیزوں کی شورش مانع رہتی ہے۔

گرد و نواح کی احمدی جماعتوں کے احباب بھی مصارف کثیر برداشت کر کے اور تکالیف سفر جھیل کر جلسہ میں شامل ہوئے۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ امرتسر دل سے ان کی شکر گذار اور دعاگو ہے۔ طعام و قیام کا انتظام باوجود قابل ستائش ہونے اور معزز مہمانوں کو ہر طرح کی ممکن سہولت بہم پہنچانے کے جماعت احمدیہ امرتسر اپنی کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے معافی کی خواستگار ہے۔ ہم اس بے نظیر کامیابی پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ و نظارت دعوت و تبلیغ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جن کی دعاؤں اور توجہ و ہمدردی کے طفیل خدا تعالیٰ نے ہمیں کامیابی بخشی۔ اور امرتسر کی سرزمین میں جہاں احراریوں نے اپنے زعم باطل میں احمدیت کا بیج بونا محال اور پبلک جلسہ کرنا ناممکن بنانے کا اعلان کر رکھا تھا۔ ہزاروں بندگان خدا اور طالبان حق کی روحانی پیاس بجھانے کا موقع بخشا۔

اعلیٰ حکام نے احراریوں کی شرارتوں کے پیش نظر پولیس کا کافی انتظام کر رکھا تھا۔ حکام نہ صرف ہمارے بلکہ تمام امن پسند شہریوں کے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (نامہ نگار)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

خاکسار نے ایک تحریک احمدیہ انجمن اشاعت کتب دینیہ کے قیام کے لئے مختلف احباب کے نام فرداً فرداً بھی ارسال کی ہے۔ ایسی انجمن کے وجود کے ضروری اور لابدی ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں ہو سکتا خصوصاً جبکہ اسکی ضرورت فی الوقت بہت سختی سے محسوس ہو رہی ہو۔ مگر مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ احباب کو ایک امر میں غلطی لگ رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ گویا اس انجمن کی ممبری کے لئے یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔ کہ چندہ ممبری سو روپیہ سالانہ یا پچاس روپیہ سالانہ ہوگا۔ یہ صرف میرا خیال تھا۔ جیسا کہ پیراگراف کے شروع میں درج ہے یعنی یہ میری تجویز ہے۔ اور اسکی بناء یہ تھی۔ کہ مجھے خیال تھا کہ ڈیڑھ سو احباب ایسی انجمن کے ممبر بنیں گے۔ اور اگر ملیہ

اذکرو موتاکم بالخیر

ملک نورالدین صاحب کا انتقال

احمدی احباب کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے۔ کہ جناب حاجی ملک نورالدین صاحب گورنمنٹ پنشنر جو ہجرت کر کے قادیان کے محلہ دارالفضل میں کئی سال سے مقیم تھے۔ ۳۱ اکتوبر اس دار فانی سے دار جاودانی کو منتقل ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک صاحب مرحوم پنشن لیکر جب سے قادیان آئے۔ تادم مرگ نظارت ضیافت میں آنریری خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پہلے آپ لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے کام کے لئے ناظر ضیافت کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر مقرر ہوئے۔ پھر جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبر ہو کر ناظم سپلائی و سٹورز کا کام کرتے رہے۔ آپ نے میرے ساتھ ملکر چونکہ سالہا سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس لئے میرا فرض ہے۔ کہ مندرجہ عنوان حدیث شریف کے مطابق کہ "اپنے مرنے والوں کا ذکر خیر کیا کرو" مختصراً آپ کی خوبیوں اور خدمات کی طرف اشارہ کروں۔

ملک صاحب مرحوم کی صحت خدا کے فضل سے اچھی تھی اور باوجود بڑھاپے کے چلنے پھرنے اور کام کرنے میں چستی چالاکی اور نشاط آمیز طریق اختیار کئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے ۲۰ ہزار روپیہ کے حسابات اخراجات کے مطابق مختلف ٹھیکیداروں سے سودے کرنا تمام اجناس کی سپلائی کرنا گوشت لکڑی کوئلہ اور گندم وغیرہ وغیرہ کے سٹور قائم کرنا مردانہ جلسہ گاہ زنانہ جلسہ گاہ اور دیگر تمام تعمیری کاموں کی نگرانی کرنا۔ امرتسر اور بٹالہ سے ہر قسم کا سامان منگوانا اردگرد کے دیہات سے کیسر پرالی وغیرہ کے تین سو سے زائد گڈے مہیا کروانے پھر جلسہ کے اختتام پر ۲۰ ہزار روپیہ کی ادائگی جس میں ٹھیکیداروں کے علاوہ خاکروب سقے باورچی نانبائی مزدور مل ملا کر سینکڑوں آدمیوں کے بلوں کی پے منٹ ہوتی تھی۔ ملک صاحب مرحوم نہایت ہمت اور توجہ اور محنت سے سرانجام فرماتے تھے۔ اور کبھی کوئی حسابی غلطی وقوع پذیر نہیں ہوئی پھر ان سب پر مزید بات یہ ہے۔ کہ ہر کام میں نہایت دیانتداری سے سلسلہ کے اموال کی حفاظت جہاں تک ممکن ہوتی۔ آپ ملحوظ رکھتے۔

غرض چھ سال تک ملک صاحب مرحوم نظارت ضیافت میں سلسلہ کی خدمات میں مصروف رہے۔ اور آنریری خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور علاوہ ان مستقل خدمات کے سلسلہ اور سلسلہ کے بزرگان کی متفرق خدمات بھی وقتاً فوقتاً آپ اختیار کرتے رہے۔ آپ اپنے محلہ دارالفضل کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ امور عامہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت ام المومنین کی کوٹھی واقعہ دارالانوار آپ ہی کی زیر نگرانی تیار ہوئی۔ مختلف احباب اپنے مکانات کے لئے نقشوں کی تیاری میں مرحوم سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ غرض مرحوم ایک مرنج مرنجان نافع الناس اور خدمتگذار بزرگ تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مغفرت فرما دے۔ اور قبر حشر و نشر اور پل صراط کے ہم و غم سے آپ کو نجات عطا فرما کر بہشت بریں میں جگہ دے۔ اور آپ کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے آپ کے مدارج میں ترقی عطا فرمائے۔ اور آپ کے بیوی بچوں اور متعلقین کو صبر جمیل بخشے۔ اور ان سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سید محمد اسحاق ناظر ضیافت)

توبہ نامہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے آقا میں راہ راست گم کردہ ہوں۔ اور حضور کے سوا کوئی نہیں۔ جو از سر نو مجھ غریب و ناتواں گنہگار اور پر عیب انسان کو راہ راست دکھائے۔

سیدی! احقر سال ۱۹۲۹ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی میٹرک کلاس میں داخل ہوا۔ اور ۱۹۳۲ء میں میٹرک کا امتحان دے کر اپنے وطن کلانور ضلع گورداسپور چلا گیا۔ دوران تعلیم میں میرے معزز اساتذہ شاہد ہیں۔ کہ مجھ میں کس قدر احمدیت کی محبت تھی۔ مگر آہ بدقسمتی کہ وطن جا کر چند ایک ایسے معاملات پیش آئے۔ کہ مجھ بدبخت اور کمزور دل انسان سے سخت غلطی سرزد ہوئی۔ جس پر اب پشیمان ہوں۔ اور قادر مطلق کی درگاہ میں بصد عجز و نیاز عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش کر مجھے ہدایت دے۔

حضور انور ماہ اکتوبر سے خاکسار لائلپور زراعتی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہے۔ یہاں باقاعدہ جمعہ میں اور دیگر بعض نمازوں میں مسجد احمدیہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ باقی گھر پر ادا کرتا ہوں۔ اور سلسلہ کی تبلیغ میں دل و جان سے پہلے کی نسبت زیادہ کوشاں ہوں۔

میرے آقا کس طرح معافی مانگوں۔ اور وہ لفظ کہاں سے لاؤں میں غریب و ناتواں ہوں۔ حضور کے سوا اس دنیا میں اب میرا کوئی نہیں جو مجھ غریب کو راہ ہدایت دکھائے۔ اس لئے نہایت عجز و انکسار سے عرض ہے۔ کہ حضور خاکسار کو معاف فرمائیں۔ اور دعا کریں۔ کہ پاک پروردگار خاکسار کے گناہوں کو بخشتے ہوئے خاکسار کے گناہ معاف فرمائے۔

حضور خاکسار کے وطن کے ملاں خوش ہیں۔ کہ ایک احمدی کو انہوں نے مرتد کیا ہے۔ مگر ان کو خبر ہونی چاہیئے۔ کہ احمدی خدا کے فضل سے ہرگز ہرگز مرتد نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو اپنی بدبختی سے ٹھوکر لگتی ہے۔ تو پھر جب اللہ تعالےٰ اسے نور عنایت کرتا ہے۔ تو راہ راست پر آجاتا ہے۔

احقر افتخار احمد اعجاز کلانوری احمدی زراعتی کالج لائلپور

چندہ کشمیر کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمانان کشمیر کی ہر قسم کی امداد متواتر کر رہی ہے۔ اور اس امداد کا حلقہ روز بروز وسیع ہو رہا ہے اس لئے احمدی احباب کو چندہ کشمیر ریلیف فنڈ ہر ایک احمدی سے باقاعدہ اور باشرح وصول کر کے بھیجنا چاہیئے۔ بعض جماعتوں نے اپنا چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کسی غلط فہمی کی بناء پر بند کر دیا تھا۔ اس لئے عام اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جماعت اور تمام افراد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایک پائی فی روپیہ کی شرح سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ بھی علاوہ مرکزی چندوں کے ادا کریں۔ اس وقت اس چندہ کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ بلکہ کام کو نقصان سے بچانے کے لئے قرض لے کر کام چلانا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں احمد الدین صاحب زرگر قادیانی ایک لمبے عرصہ سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ دوسرے مسلمان مردوں عورتوں اور احمدی مستورات سے نہایت محنت اور جانفشانی سے وصول کر رہے ہیں۔ انہوں نے جب سے مسلمانان کشمیر کی امداد کا کام شروع کیا ہے۔ اب تک ہزارہا روپیہ داخل کیا ہے۔ اور اب وہ ایک لمبے دورے کے لئے جو کہ علاوہ علاقہ پنجاب کے۔ یو۔پی۔ بمبئی۔ حیدر آباد دکن وغیرہ کا ہو گا جا رہے ہیں۔ تمام ان علاقوں کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ وصول کرانے میں مدد دیکر حضرت اقدس کی خوشنودی حاصل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشا ہے۔ کہ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ محنت اور کوشش سے وصول کرنے والے احباب اور بھی مل جائیں۔ تو یہ کام آسانی سے چل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قلم سے ارقام فرماتے ہیں:۔ "میاں احمد الدین صاحب کشمیر ریلیف فنڈ کی طرف سے کشمیر کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے چندہ کرتے پھرتے ہیں۔ اور میں نے جہاں تک غور اور مطالعہ ان کے کام کا کیا ہے۔ وہ نہایت جانفشانی سے یہ کام کرتے ہیں۔ اور اس کام میں نہایت کامیاب

گوجرہ میں عیسائیوں سے مناظرہ

پادری عبدالحق صاحب کو شکست فاش

گوجرہ ضلع لائل پور میں مورخہ ۲۲ لغایت ۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء عیسائیوں کا جلسہ تھا۔ اس موقعہ پر انہوں نے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا جسے منظور کر لیا گیا۔ قادیان سے مولوی محمد سلیم صاحب اور لائل پور سے خاکسار مناظرہ کے لئے گوجرہ پہنچ گئے۔ رات کو پادری عبدالحق صاحب نے "الہام" کے موضوع پر تقریر کی بعد میں ایک گھنٹہ کا وقت سوالات و جوابات کے لئے رکھا گیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے پادری صاحب کی تقریر پر چند سوالات کئے۔ اور عیسائیوں کی الہامی کتاب بائیبل سے اختلافات کی کئی مثالیں پیش کر کے پبلک پر واضح کر دیا۔ کہ اس قسم کے متضاد بیانات پر مشتمل کتاب کسی صورت میں قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ پادری صاحب آخری دم تک ان اختلافات میں تطبیق نہ دے سکے۔ بلکہ بعض اختلافات کے متعلق تو صاف طور پر قلت وقت کا عذر پیش کر کے اپنی بے بسی کا ثبوت دیا۔ ۲۴ ستمبر کو شرائط مناظرہ کا تصفیہ ہوا۔ اور مناظرہ کے لئے دو مضمون تجویز ہوئے۔ یعنی (۱) مسیحیت مرزا صاحب (۲) کفارہ۔ دونوں مسئلوں پر مولوی محمد سلیم صاحب ہماری طرف سے مناظرہ کے لئے پیش ہوئے۔ خاکسار نے اپنی جماعت کی طرف سے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دئے۔

مسیحیت حضرت مرزا صاحب پر مناظرہ

۲۵ ستمبر کو "مسیحیت مرزا صاحب" کے موضوع پر مناظرہ شروع ہوا۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے پہلی تقریر میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد اس کے کسی مثیل کا آنا تھا۔ جیسا کہ انجیل کے اپنے بیان "مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے" کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ آنے والا مسیح ناصری نہ ہوگا بلکہ اس کے نام پر کوئی شخص آئیگا۔ پھر مثال کے طور پر آپ نے ایلیاہ کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کو یوحنا کے وجود میں پورا ہونے کا ذکر انجیل سے مسیح علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں پیش کر کے واضح کیا۔ کہ کسی پہلے نبی کی آمد ثانی سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے فیصلہ کے ماتحت اس کے کسی مثیل کا آنا ہوا کرتی ہے۔ بعد ازاں بائیبل کے کئی ایک معیاروں کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ جن میں سے ایک معیار کتاب استثنا سے تھا جہاں جھوٹے نبی کے متعلق صاف لکھا ہے کہ وہ قتل کیا جائیگا پادری عبدالحق صاحب اپنی تقریر میں بجائے کسی معقول جرح کرنے کے یہ کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب نے کسر صلیب کیا ہے مسیحیوں کی تعداد تو اب ۶۰ لاکھ تک پہنچ چکی ہے مسیح کی آمد ثانی سے مراد اس کے مثیل کا آنا نہیں بلکہ خود مسیح آنا ہے جو جلالی شان کیساتھ آئیگا۔ کتاب استثنا میں جھوٹے نبی کی ہرگز یہ علامت نہیں بتائی گئی کہ وہ قتل کیا جائیگا بلکہ وہاں تو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی قتل کیا جائے۔ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی وہ پوری نہ ہوئی وہ کس طرح سچے مسیح ہو سکتے ہیں۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کئی جھوٹے مسیح بھی بننے والے تھے۔ مرزا صاحب بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔ مسیح تو جب آئیگا وہ جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ سب لوگ اس کو آتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ پھر مرزا صاحب کا دعوٰی ہے کہ میں مسیح سے افضل ہوں۔ حالانکہ مشبہ اور مشبہ بہ جب دونوں معقول ہوں تو پھر مشبہ مشبہ بہ سے افضل نہیں ہو سکتا۔ پس مرزا صاحب کا یہ دعوی بھی باطل ہے اور وہ ہرگز سچے مسیح نہیں ہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب نے جواباً کسر صلیب کی حقیقت پر روشنی ڈالی کہ آنے والا مسیح دلائل و براہین قاطعہ سے یہ ثابت کر دیگا کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح ناصری علیہ السلام کی طبعی موت کو ایسے دلائل قویہ سے ثابت کر دیا ہے کہ کسی پادری کو ان دلائل کے مقابلہ میں دم مارنے کی جرأت نہیں۔ رہا یہ امر کہ عیسائیوں کی تعداد ۶۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے سو اس پر فخر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ انجیل کے بیان کردہ معیار کے مطابق آج ایک شخص بھی اپنے آپ کو عیسائی ثابت نہیں کر سکتا۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے۔ جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اگر پہاڑ کو کہے کہ یہاں سے چلا جا تو وہ ہٹ جائے گا اور کوئی بات اس کے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ پھر انجیل میں سچے مسیحیوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ سانپوں کو اٹھائیں گے زہر پئیں گے تو انہیں کچھ نہ ہوگا۔ کیا کوئی شخص ان علامات کے ماتحت اپنا عیسائی ہونا ثابت کر سکتا ہے۔ پھر پادری صاحب نے کہا ہے کہ جھوٹے نبی کی علامت بائیبل نے یہ نہیں بتائی کہ وہ قتل کیا جائے گا بلکہ وہاں تو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی قتل کیا جائے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ اگر آپ کی بات کو بھی درست تسلیم کر لیا جائے تو بھی خدا نے آپ لوگوں کو جھوٹے نبی کو قتل کرنیکا حکم دیکر حضرت مرزا صاحب کو قتل کرنیکی توفیق نہ دی۔ جو حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا بدیہی ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں ایک لطیفہ ملاحظہ ہو۔ پادری صاحب کہتے ہیں وہاں لکھا ہے۔ "قتل کیا جائے" نہ کہ "قتل کیا جائیگا"۔ میرے پاس بائیبل کا نیا اور پرانا ہر دو ایڈیشن موجود ہیں دیکھئے نئے ایڈیشن میں "قتل کیا جائے" کے الفاظ لکھے ہیں مگر پرانے ایڈیشن میں صاف "قتل کیا جائیگا" کے الفاظ موجود ہیں۔ اب یہ پادریوں کی تحریف ہے کہ ہماری گرفت سے بچنے کے لئے نئے ایڈیشن میں الفاظ بدل دئے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کو سب لوگ جلالی شان میں آتا دیکھیں گے مگر انجیل اس کے برعکس کہتی ہے کہ مسیح کی آمد چور کی طرح ہوگی وہ بھی اندھیرے میں رات کے وقت پس اس تمثیل نے تو صاف بتا دیا ہے کہ مسیح ایسے رنگ میں آئیگا کہ جن کی طبیعت میں انکار و کفر کا مادہ ہوگا انہیں اس کی آمد کا یقین نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کی آمد انتہائی ظلمت کے زمانے میں ہوگی۔ اور اپنے اندر اخفاء کا پہلو رکھتی ہوگی۔

پادری صاحب کا یہ کہنا کہ جھوٹے مسیح بھی پیدا ہونے والے تھے اور حضرت مرزا صاحب بھی نعوذ باللہ انہی میں سے ہیں ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ جہاں جھوٹے مسیحوں کے آنے کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی ان کی علامت یہ قرار دی گئی کہ وہ مسیح ناصری کو خداوند خداوند کہیں گے۔ مگر حضرت مرزا صاحب تو یسوع مسیح کو ہرگز خداوند خداوند نہیں کہتے بلکہ آپ تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے افضلیت کے مدعی ہیں۔ اور تمام عمر مسیح کی الوہیت کی تردید فرماتے رہے ہیں۔

پادری صاحب کا یہ خیال کہ مشبہ مشبہ بہ سے افضل نہیں ہو سکتا ایک خیال باطل ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں لکھا ہے اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الخ۔ اس آیت میں اللہ کے نور کو ایسے چراغ سے تشبیہ دی گئی جو طاق میں ایک روشن گلوب کے اندر پڑا ہو۔ اب دیکھئے یہاں مشبہ جو نور خدا ہے مشبہ بہ سے جو چراغ کا نور ہے بہر حال افضل ہے جس سے صاف آپ کے بیان کردہ قاعدہ کی تغلیط ہو رہی ہے۔ نیز دیکھئے قرآن مجید میں ہمارے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے مگر ہم لوگ اسلامی عقیدہ کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے افضل یقین کرتے ہیں۔ پس آپ کا یہ دعویٰ بھی باطل ہوا کہ مشبہ مشبہ بہ سے افضل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے حضرت مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی پیش کی ہے جو آپ کے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ مگر پادری صاحب اگر آپ پیشگوئیوں کے اصول کو مدنظر رکھتے تو کبھی ایسا اعتراض زبان پر نہ لاتے۔ دیکھئے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی سلطان محمد کی جو اس کا خاوند ہے موت سے مشروط تھی اور سلطان محمد چونکہ توبہ اور رجوع کی وجہ سے بموجب قانون خداوندی موت سے بچ گیا۔ اس لئے نکاح مشروط ہونے کی وجہ سے اذا فات الشرط فات المشروط کے ماتحت وقوع میں نہ آیا دیکھو یوناہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ یونس نے پیشگوئی کی کہ چالیس دن کے بعد ان کی قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر وہ عذاب نہ آیا بلکہ قوم کے رجوع و توبہ کی وجہ سے ٹل گئی۔ اور پیشگوئی عدم توبہ کی شرط سے مشروط ہونے کی وجہ سے اپنے الفاظ میں وقوع میں نہ آئی۔ بعینہ سلطان محمد توبہ اور رجوع کی وجہ سے موت سے محفوظ رہا اور پیشگوئی نکاح جو اس کی موت سے مشروط تھی بوجہ شرط پورا نہ ہونے کے وقوع میں نہ آئی۔

پادری عبدالحق صاحب نے جب مولوی محمد سلیم صاحب کے یہ دندان شکن جوابات سنے۔ تو آپے سے باہر ہو گئے۔ اور نا ملائم کلمات کہنے پر اتر آئے جس پر انہیں مناسب تنبیہ کرنی پڑی۔ پادری صاحب اپنی پہلی باتوں کو ہی دہراتے رہے آپ نے کہا ہم لوگوں نے بائیبل میں کوئی تحریف نہیں کی نئے ایڈیشن میں صرف زبان اردو کا محاورہ تبدیل ہو جانے کی وجہ سے بجائے "قتل کیا جائیگا" کے "قتل کیا جائے" لکھ دیا گیا ہے۔ اور کہا آپ کے قرآن مجید کے ترجموں میں بھی تو اختلاف ہے۔ یوناہ نبی کی پیشگوئی کے متعلق کہا کہ چونکہ وہ انتقامی تھی اس لئے ٹل گئی۔ مگر نکاح کی پیشگوئی تو انتقامی نہ تھی۔ پھر کہا کہ مشبہ اور مشبہ بہ جب معقول ہوں تو مشبہ صرف اس وقت مشبہ بہ سے افضل ہو سکتا ہے جبکہ تمام افراد سے اسے افضل تسلیم کیا جائے محمد صاحب کو مسلمان تمام افراد سے افضل مانتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کو آپ لوگ تمام افراد سے افضل نہیں مانتے۔ لہذا اس صورت میں مرزا صاحب جو مشبہ ہیں مشبہ بہ سے جو مسیح ہے افضل نہیں ہو سکتے۔ متی کی انجیل میں جو سچے مسیحیوں کی علامت بتائی گئی ہے وہاں تو رائی کے دانہ کو ایمان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اب کوئی ایمان کو رائی کے دانے کی طرح تول کر دکھا سکتا ہے۔ ایسے ہی پہاڑوں کے چلانے سے مراد مادی پہاڑ نہیں۔ مسیح کی آمد کو چور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تو اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ آمد ناگہانی ہوگی۔

مولوی محمد سلیم صاحب نے ان باتوں کے ایسے جوابات دیئے۔ کہ تمام پبلک پر پادری صاحب کا عجز۔ اور بے بسی اظہر من الشمس ہو گئی۔ مولوی صاحب نے کہا جس طرح یوناہ نبی کی پیشگوئی وعیدی تھی یعنی ایک قوم کی ہلاکت کی خبر دے رہی تھی۔ ویسے ہی نکاح والی پیشگوئی بھی وعیدی تھی۔ اس کے بعد انجیل سے یسوع مسیح کی چند پیشگوئیاں پیش کیں جو اپنے الفاظ میں پوری نہیں ہوئیں اور پادری صاحب سے کہا جب آپ لوگ باوجود ان پیشگوئیوں کے اپنے الفاظ میں پورا نہ ہونے کے یسوع کو سچا مسیح تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب پر آپ کو نکاح والی پیشگوئی پر جو مشروط ہے۔ اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ پھر مولوی صاحب نے فرمایا اچھا اگر تم لوگ تحریف نہیں کرتے اور صرف محاورہ کی تبدیلی کو مدنظر رکھ کر تم لوگوں نے بائیبل کے نئے ایڈیشن میں "قتل کیا جائے گا" کے الفاظ کو "قتل کیا جائے" سے تبدیل کیا ہے تو بتاؤ کتاب استثنا میں جو پیشگوئی بائیبل کے پرانے ایڈیشن میں "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" کے الفاظ میں تھی اسے نئے ایڈیشن میں "کئی لاکھ قدوسیوں میں سے آیا" کے الفاظ سے کیوں بدل دیا گیا یہاں تو محاورہ کا کوئی سوال نہیں۔ بات بالکل صاف ہے کہ یہ پیشگوئی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تھی اور اس میں اس واقعہ کی خبر دی گئی تھی۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ لوگوں نے محض اس غرض کے لئے کہ بائیبل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر دلیل قائم نہ ہو سکے نئے ایڈیشن میں اس پیشگوئی کے الفاظ کو بدل کر ایک خطرناک تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ ہاں آپ کا یہ کہنا کہ قرآن کریم کے بہت سے مختلف تراجم ہوئے ہیں۔ سو اس کے متعلق عرض ہے قرآن مجید کے ترجمے شائع کرنے والے تو مختلف علماء ہیں جنہوں نے علیحدہ علیحدہ اپنے طور پر اپنی سمجھ کے مطابق تراجم شائع کئے ہیں۔ مگر بائیبل کا ترجمہ تو آپ کی ایک خاص مجلس کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ اور وہ اس کی صحت کے لئے ذمہ دار ہوتی ہے آگے کہا گیا ہے کہ جس طرح ایمان کو رائی سے تشبیہ دی گئی ہے اور ایمان مادی چیز نہیں ویسے ہی جن پہاڑوں کے ہلانے کا ذکر ہے وہ مادی نہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اچھا اگر مادی پہاڑ مراد نہیں۔ تو سانپوں کو پکڑنا اور زہر کا پیالہ پی کر بچ رہنا جو سچے مسیحیوں کی علامت ہے اس سے کیا مراد ہے۔ پھر مسیح تو سچے مسیحی کی علامت یہ بتاتے ہیں کہ کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی پس یہاں تو مادی غیر مادی پہاڑ کا جھگڑا ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والے مسیحی کے لئے جب ہر بات ممکن بتائی گئی ہے تو مادی پہاڑ کیوں مراد نہیں ہو سکتا۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ مشبہ مشبہ بہ سے صرف اسی صورت میں افضل ہو سکتا ہے جبکہ تمام افراد سے اس کا افضل ہونا تسلیم کیا جائے۔ ایک خیال باطل ہے جو خود آپ لوگوں کے اپنے عقائد کے بھی خلاف ہے آپ لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے یوحنا کے آنے کو ایلیا کا آنا قرار دیا ہے اور اس طرح یوحنا کو ایلیا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور یوحنا کے متعلق انجیل میں لکھا ہے کہ جتنے عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں۔ مگر ساتھ ہی آپ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ گو مسیح بھی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ مگر یوحنا جو مثیل ایلیا تھا آپ سے افضل نہ تھا۔ پس حضرت مرزا صاحب پر پادری صاحب ایک ایسا اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ ان کا اپنا عقیدہ بھی اس کی زد میں آ رہا ہے

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مناظرہ ایسا کامیاب رہا کہ دوست و دشمن نے مولوی محمد سلیم صاحب کی جادو بیانی زور استدلال اور پادری صاحب کے عجز۔ اور بے بسی کا اقرار کیا

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر مولوی فاضل لائل پور

حصہ داران مقدمہ مرزا اعظم بیگ صاحب کو نوٹس

بمقدمہ مرزا اعظم بیگ صاحب بنام مرزا اکرم بیگ صاحب وصدر انجمن احمدیہ قادیان وغیرہ مدعا علیہم ہیں کئی حصہ دار ان مدعا علیہم تھے۔ اور اس مقدمہ پر جو خرچ ہوا۔ وہ بحصہ رسدی سب نے ادا کرنا تھا۔ گو مقدمہ ہمارے حق میں ختم ہو چکا ہے۔ مگر اب تک بعض حصہ داروں نے اپنے حصہ کا پورا روپیہ ادا نہیں کیا۔ ان حصہ داروں کو جن کے نام اس مقدمہ کا روپیہ بقایا ہے فرداً فرداً اطلاع بھجوا دی ہے۔ اور بذریعہ اخبار ان کو نوٹس میعادی ۱۰ یوم دیا جاتا ہے۔ وہ اس نوٹس کے پہنچنے پر دس دن کے اندر اندر اپنے حصہ کا بقایا روپیہ امور عامہ میں جمع کرا دیں ورنہ ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے اخبار میں شائع کرا دیئے جائیں گے۔ (ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو برطانیہ اور ہندوستان میں بیک وقت شائع کرنے کے متعلق یکم نومبر کو سر آسٹن چیمبرلین نے دارالعوام میں ایک قرارداد پیش کی۔ جو منظور کر لی گئی۔ آپ نے بتایا کہ رپورٹ دارالعوام کے ارکان کو ۲۱ نومبر کی دوپہر کو مل جائے گی۔ اور عام لوگوں کو برطانیہ۔ ہندوستان اور برما میں دوسرے دن صبح ملے گی۔ سلیکٹ کمیٹی کی یہ رپورٹ متفقہ ہے۔

ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار دہلی سے یکم نومبر کی اطلاع کے مطابق لکھتا ہے کہ گاندھی جی کو تنظیم دیہات کی سکیم جاری کرنے کے لئے ایک کروڑ پتی نے بیس لاکھ روپیہ چندہ پیش کیا ہے۔ گاندھی جی نے اس سکیم کے بنیادی اصول مرتب کر لئے ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ اس سکیم کو ایک ماہ کے اندر شروع کر دیں۔

کشمیر اسمبلی میں سری نگر کی ایک اطلاع کے مطابق ہوم ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کشمیر آج کل اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ بیرونی تپ دق کے مریضوں کو کشمیر میں آنے سے روک دیا جائے۔ کیونکہ ایسے مریض کشمیر میں تپ دق پھیلانے کا باعث ہو رہے ہیں۔

مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے احکام جاری کئے ہیں کہ جموں اور کشمیر کے دیاسلائی کے کارخانوں سے دیاسلائیاں باہر نہ بھیجی جائیں۔ جب تک کہ ان پر گورنمنٹ کا مقرر کردہ مارکہ نہ لگایا جائے۔ ہندوستان سے باہر جانے والی دیاسلائیوں پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ۲ نومبر کو دہلی پہنچیں گے۔ اور وہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد کپورتھلہ آئیں گے۔

انشورنس کمپنیوں کے متعلق نئی دہلی سے ۳۱ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران میں پانچ کمپنیوں کے دیوالے نکل گئے۔ کیونکہ انہیں کوئی کاروبار نہ مل سکا۔

پنجاب کونسل میں یکم نومبر کو راجہ نریندر ناتھ صاحب کی یہ تحریک کہ قرضہ بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے کثرت رائے سے مسترد ہو گئی۔ البتہ مسٹر بائیڈ کی بل پر غور کرنے کی تحریک پاس ہو گئی۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں برطانوی، امریکن اور جاپانی بحری نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جاپان نے اٹلی۔ برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے مقابلہ میں یکساں بحری طاقت کا مطالبہ کیا تھا۔ جسے امریکن ڈیلی گیٹوں نے اس بنا پر ٹھکرا دیا۔ کہ بحری طاقت کا انحصار ہر ملک کی ضروریات اور حالات پر ہے۔

پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس میں طلائی سکے ابھی تک تیار ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری پالیسی یہ ہے کہ طلائی معیار ترک نہ کیا جائے۔

پشاور سے یکم نومبر کی اطلاع ہے کہ فرنٹیئر لیجسلیٹو کونسل کے ایک ممبر نے اس ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ صوبہ سرحد میں پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور مختلف محکمہ جات کی خرابیوں کی تحقیقات کے لئے منتخب شدہ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراشٹر ویمن کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے رانی صاحبہ سانگلی نے عورتوں میں مغربی فیشن اختیار کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کی زوردار الفاظ میں مذمت کی۔ اور کہا کہ عورتوں کو لباس اور رہائش میں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔

یو۔پی کونسل میں لکھنؤ سے ۳۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ تحریک عدم تعاون کے دوران میں چورا چوری میں جو پولیٹیکل فساد ہوا تھا۔ اور جس میں درجنوں سرکاری سپاہی ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے قیدیوں میں سے دس ابھی تک رہا نہیں ہوئے۔ ان میں سے تین کو رہا کر دینے پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔ اور باقیوں کو چودہ سال قید کے بعد رہا کیا جا سکتا ہے۔

حکومت اطالیہ کے متعلق نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ ہندوستان و جاپان کے تجارتی معاہدہ کی طرح ہندوستان سے ایک تجارتی معاہدہ کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں مقامی تاجروں اور اطالوی حکومت کے سرکردہ افسروں کے مابین خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اگر اطالوی حکومت نے تجارتی کمشنر اور اس کے ایک اسسٹنٹ پر مشتمل وفد مرتب کیا۔ تو حکومت ہند بھی اپنے تجارتی محکمہ کی خدمات حاصل کرے گی۔

گاندھی جی کے متعلق پٹنہ کا اخبار سرچ لائٹ لکھتا ہے کہ وہ ستیہ آگرہ کی دوبارہ مہم شروع کرنے سے پیشتر ۲۱ روزہ برت رکھیں گے۔ جو صرف روح کی صفائی کے لئے ہوگا۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ہندوستان کے موجودہ حالات پر اظہار خیالات کرتے ہوئے ۳۱ اکتوبر کو پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ ہندوستان کی حالت اس وقت قابل اطمینان ہے۔ تجارت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ سول نافرمانی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ عامۃ الناس کی توجہ انتخابات اسمبلی پر مرتکز ہے دہشت انگیزی کے انسداد کے لئے جو خاص قوانین جاری ہوئے تھے ان پر مضبوطی سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اور اس تحریک کے خلاف بنگال کے عوام کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ صوبہ سرحد میں بھی صورت حالات پُر امن ہے

برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پچھلے دنوں پیپلز کورٹ میں بہت سے غیر ملکی جاسوسوں کے مقدمات کی سماعت ہوئی تھی۔ جن میں سے بعض کو سزائے موت اور بعض کو پندرہ پندرہ سال قید کی سزا دی گئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یہ سزائیں پہلے قانون کے ماتحت دی گئی ہیں۔ کیونکہ جس وقت مجرمین نے ارتکاب جرم کیا اس وقت جدید قانون نافذ نہیں ہوا تھا۔ جدید قانون کی خلاف ورزی کرنے والے اشخاص کا سر تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔

حکومت چین نے مجلس آئین ساز میں ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس کے ماتحت حکومت ان ملازمین کی بیوگان اور ان کے بچوں کو امداد دی جائے گی۔ جو حکومت کی خدمت کرتے ہوئے فوت ہوں۔

سر راس مسعود کے استعفیٰ پر غور کرنے اور ان کے جانشین کے تقرر کے لئے علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ایک اجلاس اس ماہ کے اختتام پر منعقد ہونا قرار پایا ہے

حکومت برطانیہ کے نائب وزیر فضائی سر فلپ سیسون نے لنڈن سے ۲ نومبر کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا کہ سنگاپور کے حکام سے گفتگو کرنے پر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ چین تک محکمہ پرواز کی توسیع متعلق تمام مشکلات حل ہو چکی ہیں۔ اور توقع ہے کہ وہاں تک فضائی سروس قائم ہو جائے گی۔

حکومت جاپان کے متعلق لنڈن سے ۲ نومبر کی اطلاع کے مطابق "ڈیلی ڈیکل" کا سپیشل نامہ نگار ٹوکیو سے اطلاع دیتا ہے کہ وہ تمام ملک میں شراب کی ممانعت کا قانون پاس کرنے والی ہے۔ مختلف محکمہ جات کے نام خفیہ سرکلر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ وہ ممانعت کے حق میں پراپیگنڈہ شروع کر دیں۔ تاکہ قانون کے اجراء پر کسی حلقہ کی طرف سے مخالفت نہ ہو۔

[illegible] قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی